روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029 | CPL 61
جلد 47-82 نمبر 157 | جمعرات 11 ربیع الاول - 1418ھ 17 وفا 1376ہش 17 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِرشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عام اسباب تندرستی اور قانون صحت میں سے حفظ ماتقدم بھی ایک عمدہ چیز ہے اور فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ پس مناسب ہے کہ سمیت اور عفونت والی چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور بعض تیز غذاؤں سے جو دوران خون کو تیز کرتی ہیں۔ جیسا کہ بہت گوشت اور بہت میٹھا یا حد سے زیادہ دھوپ میں پھرنا یا سخت اور شدید محنت کرنا۔ ان سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 165)

چاہئے کے تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تاکہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہو سکے' کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے اور (-) تم پر ناراض ہوں گے۔ پر تم ان کو نرمی سے سمجھاؤ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیت ہے۔ اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 175)

جماعت کو صاحبِ اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اغراض سے اخلاق پیدا نہیں ہوا کرتے۔ اغراض سے اخلاق مرجایا کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی کی خدمت کریں اور غرض کوئی احسان جتانا ہو یا زیر نگیں کرنا ہو یا فائدے اٹھانا ہو تو کلام الٰہی ایسی ساری خدمتوں کو رد کر دیتا ہے کہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں' ان کو خدمت کہنا ہی حماقت ہے۔ پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فکر نہ کریں کہ اس مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو کیسے اخلاق کی ضرورت ہے۔ ان اخلاق کی طرف توجہ دیں جو روزمرہ دلوں کو کھینچنے والے ہوں خواہ مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو بلایا گیا ہو یا نہ بلایا گیا ہو (-)

پس یہ وہ پیغام ہے بنیادی جسے مجالس شوریٰ میں شامل ہونے والے احمدی خوش نصیبوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ووٹ کی خاطر کبھی اخلاق نہیں بنانے۔ اگر یہ تاثر دے کر کہ تم منتخب ہونے کے حقدار ہو اور اہلیت رکھتے ہو' لوگوں سے چاپلوسی کی باتیں کرو گے' نرمی کی گفتگو کرو گے تو تمہارا (-) اخلاق سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس نتیجے میں اگر تم مجلس شوریٰ کے ممبر چنے جاؤ گے تو اس ممبر کی خدا کے نزدیک کوئی بھی حیثیت نہیں محض دکھاوے کے لئے اور اپنا جلوہ دکھا کر واپس چلے جاؤ گے اور نہ تمہاری ذات کو کوئی فائدہ پہنچے گا' نہ جماعت کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ جماعت کو ایسے صاحب اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کے لئے نرم گوشے رکھتے ہوں اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی' بدکلامی ان کے قریب تک نہ آئے اور دل کی سختی سے ناآشنا ہوں۔ خوبصورت گفتگو' احسن کلام اور نرم دلی سے ہر طرف نگاہ کرنا ان کی فطرت ہو اور اگر یہ فطرت نہیں ہے تو اسے بنانے کی کوشش کرو یہ وہ دوسری ضروری بات ہے جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

(از خطبہ 28 مارچ 1997ء)

○○○

شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 1997ء

امسال بھی جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام و تقاریر احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی۔ احباب کی رہنمائی کے لئے جلسہ سالانہ برطانیہ کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تمام اوقات پاکستانی وقت کے مطابق ہیں۔

جمعہ 25- جولائی 1997ء

5-00 خطبہ
7-00 پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
7-30 تلاوت عربی قصیدہ اور اردو نظم
8-00 (رات) افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - دعا
12-00 (رات) عالمی مجلس عرفان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (بزبان اردو)

ہفتہ 26- جولائی 1997ء

دوسرا اجلاس

2-00 (دوپہر) تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم
2-15 تقریر اعجاز کلام الٰہی (انگریزی) مکرم مظفر احمد کلارک صاحب آف برمنگھم
2-40 تقریر لیکھرام کی ہلاکت۔ صداقت دین حق کا تابندہ نشان (انگریزی) مکرم اسماعیل بی۔ کے آڈو صاحب سابق سفیر گھانا
3-05 تقریر آیت استخلاف کی تشریح (انگریزی) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ و امام بیت الفضل لندن
3-35 اردو نظم
3-45 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (از جلسہ گاہ مستورات)

تیسرا اجلاس

8-00 (رات) تلاوت' فارسی قصیدہ اور اردو نظم
8-30 (رات) خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اتوار 27 جولائی 1997ء

چوتھا اجلاس

2-00 تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم
2-15 تقریر کلام الٰہی کی تحدیوں اور پیشگوئیوں کا فلسفہ (اردو) مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل لندن
2-45 تقریر دور حاضر کے دو اہم تقاضے۔ دعوت الی اللہ و تربیت (انگریزی) مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
3-15 معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
3-30 عالمی مجلس عرفان (انگریزی)
5-00 عالمی بیعت

اختتامی اجلاس

7-00 (شام) تلاوت اور اردو نظم
7-30 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - دعا

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد عارف صاحب کی بیٹی مکرمہ فوزیہ فرحت اہلیہ داؤد احمد فرخ کینیڈا میں سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں اور بے ہوش ہیں۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17- وفا 1376 ھش 17- جولائی 1997ء

عبادت کی کیفیت

ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی پرستش کرے۔ جو لوگ اس بات پر غور کرتے ہیں وہ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے مفہوم کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی گذاریں۔ بعض اس بات کو صحیح طور پر نہ سمجھتے ہوئے دنیا ہی سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ 24 گھنٹے ایک خاص قسم کی حرکات کرتے رہنے سے یا کسی خاص جگہ مقیم رہنے سے یا اپنی کوئی خاص حالت بنا لینے سے عبادت کا مفہوم ادا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا تو عبادت ہی کے لئے کیا ہے لیکن اس دنیا میں پیدا کیا ہے اور اس دنیا کے بہت سے لوازمات ہیں۔ اور تمام لوازمات کو اپنی اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے بھی عبادت بنایا جا سکتا ہے۔ یعنی بظاہر تو وہ عبادت نظر نہ آئے لیکن ہمارا رویہ اور ہمارا طریق کار ایسا ہو سکتا ہے کہ انہیں عبادت کے زمرے میں لایا جائے۔ اگر کوئی شخص ساری رات عبادت کرتا ہے اور سارا دن روزہ رکھتا ہے اور ایسا مسلسل کرتا ہی چلا جاتا ہے تو اسے عبادت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کی زندگی کے باقی لوازمات جو اس پر فرض کئے گئے تھے وہ وقوع پذیر نہ ہو سکے اور ان کے وقوع پذیر نہ ہونے کی وجہ سے گویا کہ وہ اس دنیا ہی میں نہ تھا۔ اس دنیا میں ہو کر عبادت کرنا اصل عبادت ہے اور وہ اس طرح کہ جو عبادت کی خاص باتیں ہیں ان کو بھی بجا لایا جائے اور جو دنیوی لوازمات ہیں ان کو بھی اس رنگ میں وقوع پذیر ہونے دیا جائے کہ عبادت میں ممد ہوں۔ جس نے کہا ہے کہ میری عبادت کرو اس کے احکام کی پیروی میں وہ باتیں کی جائیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو عبادت عبادت نہیں رہتی۔

اس سلسلے میں اگر حقوق کی طرف ہم نظر دوڑائیں تو صاف ظاہر ہے کہ کچھ حقوق اللہ ہیں اور کچھ حقوق العباد' اس میں تو کوئی شک نہیں کہ گہرے غور و فکر سے حقوق العباد بھی دراصل حقوق اللہ ہی بن جاتے ہیں۔ کیونکہ عباد خدا کے ہیں اور عباد کے لئے جو کچھ کیا جائے گا اسے خدا تعالیٰ پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا۔ اور وہ بھی عبادت بن جائے گا۔ لیکن اس کو اس رنگ میں دیکھنا کہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی پورے کرنے چاہئیں اور بندوں کے حقوق بھی۔ بندوں کے حقوق ہماری روزمرہ کی زندگی کے مختلف عوامل سامنے لاتے ہیں ہمیں کسی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ اور کس سلوک کی امید رکھنی چاہئے۔ ہمیں معاشرے میں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے کہ ہر دوسرا شخص فائدہ اٹھائے۔ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اور ان باتوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہر قسم کی آسانیاں پیدا کر رکھی ہیں۔ ہر وہ چیز جس کی ہمیں ضرورت تھی اپنے لئے یا دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وہ اس نے ہمارے لئے پیدا کر رکھی ہے۔ اگر ہم ان چیزوں کا صحیح استعمال نہ کریں انہیں ترک کر دیں یا ان کا غلط استعمال کریں تو یہ یقیناً ہماری عبادت میں روک ثابت ہو گا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ عبادت کی نفی ہو گی۔

عبادت کو مثبت رکھنے کے لئے وہ عبادت بھی لازمی ہے جسے عام طور پر عبادت کہا جاتا ہے اور وہ بھی جو دوسروں کے حقوق کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور جس کے ذریعے ہم اپنے معاشرے کو بہتر بناتے ہیں۔

ایک اور بات یاد رکھنے والی یہ ہے کہ اگرچہ عبادت انسان کو خدا تعالیٰ کا بندہ بناتی' ہے عبادت کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا بندہ بنتے ہوئے خدا تعالیٰ کی صفات کو حتی المقدور اپنی یاد میں سمو لے۔ جتنا جتنا وہ زیادہ خدا کا بندہ بنتا جاتا ہے۔ اتنی ہی زیادہ خدا تعالیٰ کی صفات اس میں جلوہ گر ہونے لگتی ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص میں خدا جلوہ نما ہے تو یہ کسی جسمانی بات کا ذکر نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی صفات اس شخص میں نظر آنے لگتی ہیں اور یہ بندگی کی انتہائی منزل ہے کہ انسان میں خدا تعالیٰ کی صفات نظر آنے لگیں۔ ہے تو وہ بندہ اور بندگی کرتا ہے لیکن بندگی کرتے کرتے اس نے انسانی مقدرت کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگی میں سمو لیا ہے اور اس طرح وہ خدا نما بن گیا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم بندگی کی ہر قسم کو سامنے رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ جو ہمیں بندگی کے معمولات بتائے گئے ہیں ان پر بھی عمل کریں۔ انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہوئے حقوق العباد ادا کریں اور یہ بھی ایک قسم کی خدا تعالیٰ کی بندگی ہو گی۔ اور بندگی کرتے کرتے اس کی صفات کو اپنی ذات میں سمونے کی کوشش کریں۔ گویا کہ ہم خدا نما بن جائیں۔ یہ ہے بندگی کی معراج۔

شدتِ گرما کے باعث ہم نے بارش مانگ لی
اور بارش اس قدر برسی کہ جل تھل ہو گیا
چھت ٹپک کر کر گئی ساری کتابوں کو خراب
حال سے بے حال ہو کے میں تو بے کل ہو گیا
لیکن اس سے پوچھئے گا جس کی چھت گرنے لگی
وہ تو یوں لگتا تھا جیسے مثلِ پاگل ہو گیا

ابو الاقبال

امتہ الشافی سیال

حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ امتہ الشافی سیال صاحبہ فرماتی ہیں۔
مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ
اللہ تعالیٰ آپ کو بھرپور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خدا تعالیٰ کرے آپ ہر طرح سے بخیریت ہوں اور خدمت دین میں مصروف بھی! حسب وعدہ اپنے ابا جان حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کی مبارک زندگی کے بارے میں کچھ تھوڑا سا تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی والدہ محترمہ کی وفات کی وجہ اپنے ابا جان کے زیر سایہ پرورش نہ پا سکی۔ جس کی وجہ سے خاکسار اس بات سے محروم رہی کہ آپ کے اوصاف حمیدہ کو خود دیکھتی محسوس کرتی اور پھر اپنے دل کی گہرائیوں سے وہ گوہر نایاب ہدیہ قارئین کرتی۔ لیکن یہ طلب تمام زندگی رہی کہ میں اپنے ابا جان کی خوبیوں پہ اطلاع پاؤں اور کبھی موقعہ ملے تو تحریر بھی کروں کبھی کبھی جو اپنے بڑے بہن بھائیوں سے ملاقات ہوتی تو کچھ نہ کچھ دریافت کرتی کچھ اور عزیزوں سے پوچھتی۔ جب کراچی سے اپنے آبائی گاؤں منتقل ہوئی تو یہ طلب شدت اختیار کر گئی۔ ابا جان کے ساتھ جو ڈرائیور محترم کرم دین صاحب تھے وہ اتفاق سے چند لمحوں کے لئے میرے گھر تشریف لائے۔ ان سے بھی ذکر کیا تو انہوں نے وعدہ فرمایا کہ میں جلد کچھ دنوں کے لئے آؤں گا۔ مگر خدا تعالیٰ کو شاید منظور نہ تھا۔ جلد ہی ان کی وفات کی خبر سن لی بہرحال جو بھی تھوڑا بہت میرے دل کے خزانے میں محفوظ ہے۔ وہ ان دعاؤں کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ میرے ابا جان کے ساتھ نہایت ہی شفقت کا سلوک روا رکھے اور ابدی تسکین عطا فرمائے۔ تحریر کر رہی ہوں۔

ایک خوبصورت واقعہ جو میری روح کی گہرائیوں تک اتر چکا ہے۔

یہ واقعہ مجھ سے میرے تایا زاد بھائی چوہدری ظفر اللہ سیال صاحب نے بیان فرمایا اور جو میرے ابا جان حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حضرت بانی سلسلہ کے خاندان مبارکہ سے انتہائی محبت و احترام کے متعلق روشناس کراتا ہے۔

میرے بھائی صاحب نے بیان فرمایا کہ یوں تو واقعات بہت ہیں۔ مگر بیان کرنے کے لئے وقت کی ضرورت ہے کہ وقفے وقفے سے جو یاد آئیں تو بیان کرتا رہوں۔ مگر اس وقت ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ جس کا میرے دل پہ آج بھی ویسا ہی اثر ہے اثر نہیں بلکہ دل پہ نقش ہے۔ ہوا ایسے کہ عید کا روز تھا اور دوپہر کے کھانے کا وقت تھا گھر کے سب افراد جمع تھے کھانا تیار تھا نہ صرف یہ کہ تیار تھا بلکہ لگا دیا گیا تھا اور ہم سب بچے بے چینی سے کھانے کے منتظر تھے مگر ابا جان برآمدے میں ٹہل رہے تھے جتنے بے چین ہم تھے اتنے ہی بے چین ابا جان تھے جیسے کسی کا انتظار ہو۔ کسی میں اتنی جرأت نہ تھی کہ بار بار کہہ سکے کہ کھانا تیار ہے۔ خیر اسی کشمکش میں تھوڑا وقت گزرا تو کسی نے دروازہ پہ دستک دی ابا جان لپک کر دروازہ پہ تشریف لے گئے واپس لوٹے تو چہرہ روشن ہشاش بشاش تھا۔ دریافت کیا کون تھا؟ تو جواب دیا کہ حضرت سیدہ اماں جان کی طرف سے عیدی آئی ہے اور ہاتھ میں لفافہ تھا اس کو کھولا تو اس میں پانچ روپیہ کا نیا نوٹ تھا اس نوٹ کو چوما اور پھر لفافہ جیب میں ڈال کر پر سکون ہو کر کھانے کی میز پر تشریف لائے اور ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔ اس واقعہ کو سن کر مجھ پہ جو اثر ہوا وہ یہ تھا ایک تو حضرت سیدہ اماں جان اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے کی سیرت پہ روشنی پڑتی ہے کہ آپ کو دین کے خادموں سے کس قدر محبت تھی کہ خوشی کے موقعہ پہ ان کو بطور خاص یاد فرمایا کرتی تھیں اور یہ واقعہ کوئی ایک دفعہ کا نہیں ہوگا ہمیشہ ہی ہوتا ہوگا ورنہ کبھی کبھار کے لئے تو بے چینی نہیں ہو سکتی چونکہ حضرت سیدہ اماں جان کا معمول ہوگا۔ اور عین ممکن ہے تھوڑی دیر ہو گئی ہو جس کی وجہ سے میرے ابا جان مضطرب ہو گئے ہوں کہ کیا وجہ ہوئی آج میں اس مبارک ہستی کو یاد نہیں آیا؟

پھر نوٹ کو چومنا بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے جو ایک عزیز ترین محترم ہستی کی طرف سے تحفہ ملا تھا اس کے اندر کتنے گہرے جذبات تھے جو ابا جان کے دل میں حضرت بانی سلسلہ کے لئے تھے اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے لئے موجزن تھے یہ تو وہ دل ہی جانتے ہیں جنہوں نے ان مبارک ہاتھوں سے کچھ پایا ہو یہ تو صرف محبتوں کے نصیب ہوتے ہیں۔

میری بڑی اور پیاری بہن آپا آمنہ بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بیان فرمایا تھا۔ کہ ایک دن ابا جان دفتر سے واپس لوٹے تو بہت افسردہ نظر آ رہے تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا ابا جان کیا بات ہے آپ اتنے افسردہ کیوں ہیں۔ تو بولے۔ کہ میں تو قادیان دین کی خدمت کرنے کو آیا تھا اور انہوں نے (یعنی حضرت امام جماعت الثانی نے) مجھے "کرسی" پہ بٹھا دیا ہے۔ دریافت کیا کیا ہوا؟ تو بولے مجھے ناظر اعلیٰ بنا دیا ہے افسردگی کی وجہ یہ تھی۔ کہ ناظر اعلیٰ بنا دیئے گئے۔!!

اس سے آپ کی دین کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو خدمت دین کا ذوق تھا نہ کہ کسی بڑے عہدہ پہ فائز ہونے کا۔ وہ اسی کو اپنی سب سے بڑی خوش قسمتی تصور کرتے تھے کہ وہ دین حق کے خادم رہ کر زندگی بسر کریں۔

الفضل 17-جون 1958ء

ہماری تاریخ

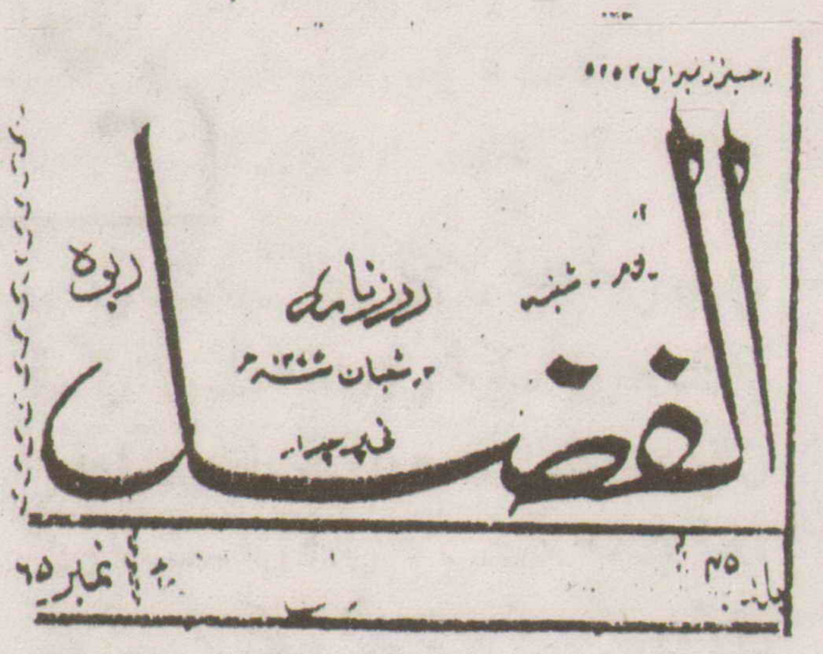

ربوہ 16 جون کل صبح تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں تقسیم اسناد کی تقریب نہایت سادہ پر وقار اور موثر طریق پر ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر کالج کے پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نے بی۔ایس۔سی اور بی۔اے کے یونیورسٹی امتحانات میں گزشتہ سال کامیاب ہونے والے طلباء کو سندات عطاء کرنے کے علاوہ کالج کے ہونہار طالب علم محمد سلطان اکبر صاحب کو یونیورسٹی کی طرف سے ایک طلائی تمغہ بھی عطا فرمایا۔ انہوں نے بی۔اے آنرز کے امتحان عربی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے تھے۔ جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء کالج کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات افسران صیغہ جات اور بہت سے دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ کالج کی سابقہ روایات کے مطابق جلسہ کی تمام کارروائی اردو میں انجام دی گئی۔

جلسہ تقسیم اسناد کا آغاز پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے صبح تک تمام معزز مہمان ہال میں اپنی اپنی کرسیوں پر رونق افروز ہو چکے تھے ٹھیک آٹھ بجے اساتذہ کالج جامہ فضیلت زیب تن کئے محترم پرنسپل صاحب کی معیت میں جلوس کی صورت میں غربی جانب سے ہال میں داخل ہوئے۔ اساتذہ کرام کے ہال میں داخل ہوتے ہی تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ اور سب نہایت سکوت کی حالت میں اس وقت تک اپنی اپنی جگہ ایستادہ رہے جب تک کہ جلوس پوری تمکنت و وقار کے ساتھ ہال سے گزرتا ہوا سٹیج پر نہ پہنچ گیا۔ اور تمام اساتذہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ اپنی مقررہ نشستوں پر تشریف فرما نہ ہو گئے۔ محترم پرنسپل صاحب اور اساتذہ کالج کے مسند آرا ہونے پر کالج کے استاد مکرم میاں عطاء الرحمان صاحب نے پرنسپل صاحب سے جلسہ تقسیم اسناد کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی اس پر پرنسپل صاحب نے کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ سب سے پہلے تلاوت کی گئی۔ جو کالج کے ایک طالب علم عبدالباسط بٹ نے کی اس طرح جلسہ کی کارروائی کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا۔

سندات کی تقسیم بعد ازاں محترم پرنسپل صاحب نے امیدوار پیش کرنے کی ہدایت فرمائی اس پر بی ایس سی کے تمام امیدوار اپنی کرسیوں سے اٹھ کر مسند کے سامنے آ کھڑے ہوئے اس پر مکرم میاں عطاء الرحمان صاحب نے پرنسپل صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ "میں وہ امیدوار پیش کرتا ہوں جن کو بی ایس سی کے امتحان کے بعد اس بات کا مستحق پایا گیا ہے کہ انہیں باقاعدہ سند دی جائے۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ انہیں بی ایس سی کی سند عطا فرمائیں۔"

محترم پرنسپل صاحب نے امیدواروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بناء پر میں آپ کو بی۔ایس۔سی کی سند دیتا ہوں اور تصدیق کے طور پر آپ کو یہ دستاویز دیتا ہوں۔ نیز آپ کو اس جامہ فضیلت کو بھی پہننے کی اجازت دیتا ہوں جو اس کی علامت ہے" یہ فرمانے کے بعد آپ نے تمام امیدواروں کو سندات عطا کیں۔ بعد ازاں اسی طرح بی اے کے کامیاب امیدوار آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے اور آپ نے اسی طریق کے مطابق انہیں بھی سندات عطا فرمائیں نیز آپ نے بی۔اے آنرز کے ایک کامیاب امیدوار محمد سلطان اکبر کو وہ گولڈ میڈل بھی عطا کیا جو عربی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے یونیورسٹی کی طرف سے انہیں دیا گیا ہے۔ یہ میڈل

Dan e Malir Kotla Gold Medal

کے نام سے موسوم ہے۔ امیدواروں میں سے جو بھی آپ کی خدمت میں پیش ہوتا پہلے آپ سے مصافحہ کرتا پھر آپ اسے سند عطا کرتے ہوئے بارک اللہ لکم فرماتے اور آپ کی اقتداء میں تمام حاضرین بھی اس پر امیدوار کو مبارکباد دیتے۔ چنانچہ جب تک سندات کی تقسیم کا سلسلہ جاری رہا۔ ہال بار بار مبارک باد کی دھیمی اور خوش آئند آوازوں سے گونجتا رہا بعد ازاں مکرم میاں عطاء الرحمان صاحب کی درخواست پر پرنسپل صاحب نے جلسہ تقسیم اسناد کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ اساتذہ کالج پرنسپل صاحب کے ہمراہ ہال کے غربی دروازے سے باہر تشریف لے گئے۔ اس طرح پر یہ پروقار تقریب خیر و خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ایک اچھی بات

ہم دنیا کے قانون سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ اس کی گرفت میں نہ آ جائیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت انسان کی گرفت سے بہت زیادہ ہے۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ کے قانون سے ڈرنا چاہئے

سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے تمام رحمتوں، بزرگیوں، سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد وہی بد خلقی اور بد سلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسائیوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اُٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔

6۔ جنوری 1900ء میں عورتوں کے ساتھ حُسنِ معاشرت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اِتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اطفال کی تربیت کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اطفال کے لئے میں نے ضروری قرار دیا ہے کہ انہیں موٹے موٹے دینی مسائل سکھائے جائیں اور وہ باتیں بتائی جائیں جو مذہب کی بنیاد ہوتی ہیں۔ اسی طرح میرا مقصد اطفال الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے کہ کھیل کود میں بچوں کی نگرانی کی جائے۔ یہ نہیں کہ انہیں کھیل کود سے روکا جائے۔ بلکہ کھیل کود کے نامناسب اور گندے اثرات سے انہیں بچایا جائے۔ مثلاً بعض دفعہ جب کسی لڑکے سے ہٹ نہیں لگتی تو ہاکی یا بیٹ کو گالی دے دیتا ہے بعض دفعہ بال کو گالی دے دیتا ہے۔ بعض دفعہ فیلڈ کے متعلق کوئی ناشائستہ لفظ اپنی زبان سے نکال دیتا ہے...... اب یہ ایک نقص ہے جس کو دُور کرنا خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اور ان کا کام ہے کہ وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں اور...... دیکھیں کہ...... گالی تو نہیں دیتے اور اگر دیں تو ان کا تدارک کریں۔ دوسرا اس تنظیم کے ماتحت اطفال الاحمدیہ میں سے ہر ایک کو کھیلنے کا موقع مل سکے گا۔ اب تو کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ امراء کے لڑکے آپس میں مل کر کھیلنا شروع کر دیتے ہیں اور غرباء کو اپنے اندر شامل نہیں کرتے۔ مگر اس تنظیم کے ماتحت غرباء کو بھی کھیلوں میں شریک کیا جا سکے گا اور اس طرح ان کے دلوں میں بھی یہ احساس پیدا ہو گا کہ وہ قوم کا جزو اور اس کا ایک حصہ ہیں۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جو لڑکے کھیلوں میں حصہ نہیں لیتے وہ اس لئے حصہ نہیں لیتے کہ کھیلنا نہیں چاہتے بلکہ کئی اس لئے کھیلوں میں شریک نہیں ہوتے کہ امراء انہیں حقارت کی وجہ سے اپنے اندر شامل نہیں کرتے۔ ان کا دل اندر سے کُڑھتا ہے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بُری صحبت میں بیٹھنے لگ جاتے ہیں اور اخلاقی لحاظ سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح اور بیسیوں خرابیاں ہیں جو اس لئے پیدا نہیں ہوتیں کہ لڑکے کھیلتے ہیں بلکہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ کھیلوں میں ان کی نگرانی نہیں کی جاتی۔

پس خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہو گا کہ وہ کھیلوں میں اطفال کی نگرانی کریں اور نہ صرف پہلے سے زیادہ اچھی اور زیادہ عمدہ کھیلیں ایجاد کی جائیں جو بچوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ اور ان کی آئندہ ترقی کے لئے مفید ہوں...... اگر خدام الاحمدیہ چاہیں تو وہ آنکھوں اور کانوں اور ناک اور زبان کے ٹیسٹ کے متعلق ایسی ایسی دلچسپ کھیلیں ایجاد کر سکتے ہیں۔ کہ لڑکے ٹوٹ پڑیں اور وہ بڑے شوق سے ان میں حصہ لینے لگ جائیں۔

یہ امر یاد رکھو کہ (دین حق) ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے لڑکوں کو افسردہ دل اور افسردہ دماغ بناؤ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بھی ثابت ہے کہ آپ بچپن میں کبھی چڑیوں کا شکار کرتے۔ کبھی غلیلیں بناتے اور کبھی سواری سیکھتے...... پس اطفال الاحمدیہ کا قیام صرف اس لئے نہیں ہوا کہ اطفال جمع ہوں اور یہ دیکھ لیا جائے کہ وہ (عبادت) کرتے ہیں یا نہیں۔ بے شک (عبادت کرنا) بھی اطفال کے لئے ضروری ہے۔ لیکن جو بچے (عبادت نہیں کرتے) درحقیقت ان کے ماں باپ مجرم ہوتے ہیں مگر بہرحال یہ ایسی چیز ہے جس کی نگرانی ان کے ماں باپ کر سکتے ہیں۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ جو مدد دے سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ کھیل کود کے وقت ان کی نگرانی کریں۔ جبکہ بچوں کے ماں باپ ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔ اگر یہ کام کیا جائے تو ہمارے بچے زیادہ عقل زیادہ سمجھ فہم اور زیادہ فراست والے پیدا ہو سکتے ہیں۔

1923ء میں جب برلن میں احمدیہ بیت بنانے کی تحریک کی گئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا۔

میرا دل تو چاہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا۔ بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہئے کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بچے بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔

...... بچوں کے لئے کھیلنا کودنا بہت ضروری ہے۔ ہاں کھیل کھیل میں اخلاق سکھانا چاہئیں۔ مثلاً یہی کہ کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اس کو گالی نہ دی جائے اور پھر گروپ کے لڑکوں کے متعلق رپورٹ منگوائی جائے کہ کون سے لڑکے ہیں جنہوں نے گالی کا جواب گالی سے دیا۔ اگر کوئی ہو تو اس سے توبہ (-) کروائی جائے۔ اسی طرح یہ کہ ہر ایک غریب اور مسکین کو مدد دیں اور اس قسم کے واقعات آ کر سنائیں کہ اس طرح کی لڑکے کو مدد کرنے کا موقع ملا ہے مگر اس نے مدد نہیں کی۔ مثلاً کوئی چھوٹا بچہ ہے ادھر گائے آئی ہے لڑکا پاس کھڑا تھا۔ اسے چاہئے تھا کہ چھوٹے بچے کو پرے ہٹا لیتا مگر اس نے نہ ہٹایا۔ تو اس کی بازپرس کی جائے۔ یا مثلاً کوئی برقعہ پوش عورت تھی۔ جس پر جانور حملہ کرنے لگا تھا اور لڑکا پاس کھڑا تھا مگر اسے بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہنس رہا تھا تو اس کو بھی تنبیہ کی جائے۔ ایسے واقعات پر سرزنش کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد لیا جائے کہ ایسا نہ کریں گے۔ اس طرح عملی طریق سے بچے اخلاق سیکھ سکتے ہیں ان کی مثال طوطے کی سی ہوتی ہے۔ جو کہتا ہے میاں مٹھو چوری کھانی ہے۔ مگر یہ نہ جانتا ہے کہ میاں مٹھو کیا ہے اور نہ اسے یہ خبر ہوتی ہے کہ چوری کیا ہے۔

بچے کو اگر یوں کہا جائے کہ حاجت مند کی مدد کرو تو کہیں گے ہاں کریں گے مگر انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ کیا کرنا ہے۔ لیکن جب عملی طور پر انہیں سکھایا جائے گا اور ہوشیار لڑکے امداد دینے کے واقعات سنائیں گے تو دوسروں کو پتہ لگے گا کہ اس طرح مدد کرنی چاہئے۔ سکاؤٹ بوائے کو اسی طرح سکھایا جاتا ہے کہ بچوں کے گھر بنا کر اور ان میں ضروری اشیاء رکھ کر آگ لگاتے ہیں اور پھر آگ کو بجھانا اور چیزوں کو بچانا سکھایا جاتا ہے۔ تو سبقاً سبقاً بچوں کو یہ باتیں سکھانی چاہئیں۔ اور گروپ میں ہی سکھائی جا سکتی ہیں۔ الگ الگ ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ڈوبتے کو بچانا سکھانے کے لئے بھی گروپ ضروری ہے اور بچوں کو مشق کرانی چاہئے اس میں دوسرے لوگ اگر دلچسپی لیں تو زیادہ مفید ہو سکتا ہے مگر ہمارے ملک کے اخلاق ایسے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا آدمی کھیل میں شامل ہو تو حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے حالانکہ رسول کریم ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ (ﷺ) شامل ہو جاتے تھے۔ ماں باپ کو بھی چاہئے کہ بچوں کے اس قسم کے کاموں میں کبھی کبھی شامل ہو جایا کریں۔ پھر غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرنا سکھانا چاہئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ جیبیں بھری ہوں بلکہ یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی تکلیف میں ہے اندھی ہے اور بچہ اس کے ساتھ ہے جسے وہ اٹھا نہیں سکتی کہ لڑکا اٹھا لے۔ اگر کوئی گر جاتا ہے تو اسے اٹھائے اسی قسم کے اور بیسیوں کام ہیں۔"

جماعت احمدیہ میں تو ہر سطح پر ہر تنظیم میں ہر محلہ شہر اور ملک میں ایک نظام کے تحت کھیلوں کو رواج حاصل ہے اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہر کھیل کے بہترین کھلاڑی موجود ہیں ابھی پچھلے دنوں جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقعہ پر کبڈی کا شاندار میچ ہوا جس میں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بنفسِ نفیس رونق افروز تھے اور یہ میچ عالمی ٹیلی ویژن احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اس میچ کی دلچسپ بات یہ تھی کہ اس سارے میچ کی کمنٹری پنجابی زبان میں ہوئی۔ ربوہ میں اور بیرون ربوہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت جسمانی کے شعبہ کے تحت کھیلوں کی ہر سطح پر نگرانی اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ہمیں چاہئے کہ ہمارے کھیل ہمارے اعلیٰ اخلاقی نمونوں کا مظہر ہوں منتظمین کو چاہئے کہ کھیلوں کی جہاں نگرانی میں کمی ہے اس کو دور کیا جائے۔

بعض بچے گراؤنڈز میں جا کر کھیلنے کی بجائے اپنی گلی' سڑک' یا چوراہوں پر اینٹیں لگا کر کرکٹ وغیرہ کھیلنا شروع کر دیتے ہیں جس سے اس گلی کے دونوں اطراف کے طالب علم' بیمار اور ضعیف لوگ ان کے شور وغیرہ اور گیندوں کا ان کے گھر کے روشن دان کے شیشوں کو توڑنا وغیرہ تکلیف کا موجب بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاقی قدروں سے مالا مال کرے اور ہم وہ اخلاق کرنے والے بنیں جن کی حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہم سے امید رکھتے ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں۔

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہفت روزہ "لاہور" 5- جولائی 1997ء

اسکندریہ کا کتب خانہ

"دنیا کے پہلے کتب خانے کا احیاء"

روایت ہے کہ سکندر اعظم کا مصر میں ایک نجات دہندہ کی حیثیت سے استقبال کیا گیا تھا- خود اس نے وہاں کے لوگوں کے رسم و رواج کا بڑا احترام کیا- اور یوں اس کو کاہنوں کی تائید حاصل ہوئی وہ کھلے عام مصری کاہنوں خاص طور آمون سے مشورے کرتا تھا- اس سے ملنے کے لئے اس نے بڑے اہتمام سے سفر بھی کیا تھا- اس کے علاوہ وہ خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ مصر عالمی تجارت کی توسیع میں کیا کردار کر سکتا ہے اس لئے اس نے فوراً اس کی حمایت کی تھی- اس کا سب سے دور رس فیصلہ اسکندریہ شہر کا قیام تھا- روایت ہے کہ اس شہر کی جگہ کا انتخاب بھی خود سکندر ہی نے کیا تھا- بحیرہ روم کی اس چھوٹی سی بندرگاہ نے اسے متوجہ کیا تھا- یہ دراصل فراعنہ مصر کے دور دراز جزیروں کی پناہ گاہ تھی- دو قدرتی بندرگاہوں پر مشتمل یہ جگہ یونانی بحریہ کا بہترین اڈا بن سکتی تھی کہتے ہیں کہ خود سکندر نے اس شہر کی حدود مقرر کیں- اس کی تعمیر رہوڈ کے ماہر تعمیر ڈینوکریٹس کے نقشے کے مطابق (322ق-م) میں شروع ہوئی-

ایک اہم سنگھم

اپنے جغرافیائی محل وقوع اور بہترین منصوبہ بندی کی وجہ سے اسکندریہ عہد قدیم کی آبی گزرگاہوں کا ایک اہم سنگھم اور مشہور تجارتی مرکز بن گیا- یہاں تک کہ 641ء میں یہ عربوں کے ہاتھ آیا- اس شہر نے مصر کی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا- سکندر اعظم کے ہاتھوں تعمیر کے وقت اس میں مقامی مصریوں کے ساتھ مقدونیہ کے محافظوں اور یونانی تارکین وطن کی آبادی کے علاوہ یہودی اقلیت بھی آباد تھی- شاہ بطلیموس اول کے عہد میں اس شہر میں تیزی سے اضافہ ہوا اس شہر نے کئی سکالروں اور فن کاروں کو خوش آمدید کہا- انہیں یہاں شاہی پرستی حاصل رہی- نئے بادشاہ نے سکندر کی متعین کردہ پالیسیوں پر سختی سے عمل درآمد کیا- اس نے مقامی شہری اور سیاسی اداروں نسلوں اور مذاہب کا احترام کر کے مصر میں رواداری اور تحفظ کی فضا پیدا کر دی جو ثقافتی فروغ کے لئے بے حد مناسب اور موزوں ثابت ہوئی- اس کی وجہ سے اسکندریہ اپنے بانی کی خواہش کے مطابق ایک موزوں دارالحکومت بنتا چلا گیا اور فکری اور فن کارانہ صلاحیتوں کا ایک شاندار مرکز بن گیا-

روشنی کا مینار

بطلیموس اول نے دنیائے قدیم کے سات عجائبات میں شامل فرعونی روشنی کے مینار کی تعمیر کا حکم دیا- اسی کے عہد میں عہد قدیم کی مشہور پبلک لائبریری یعنی کتب خانہ اسکندریہ کے منصوبے کا آغاز بھی ہوا- اس کے بیٹے بطلیموس دوم فیلاڈیلفس (308-246 ق م) نے یہ منصوبہ مکمل کر دیا-

اس نے فن اور ادب کے سرپرست کی حیثیت سے اپنے اطراف ممتاز سکالر اور شاعر جمع کر لئے تھے جن میں کیلی کس (متوفی 240 ق م) بھی شامل تھا- اس عظیم لائبریری کی توسیع سے اس کا بڑا اہم تعلق رہا ہے- ممتاز تجارتی مرکز کی حیثیت بھی دلادی- اس شہر میں تجارتی کاروبار کے لئے یونانی- رومی- ایتھوپیا کے لوگ اور یہودی کھنچے چلے آتے تھے- ان میں نقل نویس، کلرک، لائبریرین، مترجم، سفیر عدالتی حکام اور منتظمین بھی شامل تھے-

دنیا کی پہلی معلوم لائبریری محض میں تعمیر ہوئی تھی جس پر روح کی دواؤں کی عبارت کی ہوئی تھی- تاہم اسکندریہ کی لائبریری ایتھنز میں واقع ارسطو کی لائبریری کے مطابق بنائی گئی تھی- عین ممکن ہے کہ بانی تعمیر سکندر اعظم نے سکندر کے کتب خانے سے اس کے لئے کتابیں بھی منگوائی ہوں کیونکہ اسے عہد قدیم ایک زبردست کتب خانے کی حیثیت حاصل تھی-

ایک عالمی لائبریری

اس لائبریری میں شروع ہی سے یونانی ادب کی تمام کتابوں کی کاپیاں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا- چنانچہ یہاں بہت جلد ان کے علاوہ دوسری زبانوں کی کتابیں بھی جمع کر لی گئیں- آخر کار اس نے ایک عالمی لائبریری کی حیثیت اختیار کر لی اور ان کے لئے اس وقت موجود تمام مخطوطات کی کاپیاں حاصل کی جانے لگیں- اس کے نگران اس کام میں مسلسل لگے رہتے تھے جو رقم جمع کر کے ایتھنز سے کتابیں عاریتاً حاصل کرتے اور اس کی نقل یا نقلیں تیار کر کے اصل کتاب واپس کر دیتے- اسکندریہ کی بندرگاہ پر آنے والے جہازوں پر کتابوں کا پتہ چلتا تو وہ بھی ضبط کر لی جاتیں- اور ان کی نقلیں تیار کروائیں جاتیں- دنیا بھر کی کتابوں کے جمع کرنے اور ان کی نقول تیار کرنے کے نتیجے میں یہ لائبریری صحیح معنوں میں تاریخ کی پہلی عالمی لائبریری بن گئی جس سے وقت کے جید علماء فلسفی اور محقق استفادہ کرتے تھے یہاں جمع تحریرات کا صحیح علم تو نہیں ہے تاہم اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ 72 یہودی علماء کو عہد نامہ عتیق کا یونانی ترجمہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا- یہاں بائبل اور بدھ مت کی کتابوں کا ترجمہ بھی ہوتا تھا- اس لحاظ سے یہ دنیا کی پہلی لائبریری تھی- جہاں کتابوں کی درجہ بندی اور فہرستوں کی تیاری کے اصول متعین کئے گئے تھے-

کیلی کس نے اس کا مکمل کیٹیلاگ تیار کرنے کا اہم کام بھی انجام دیا اس نے ہر تصنیف کا کھوج لگانے کا ایک بہترین طریقہ وضع کرنے کے علاوہ اس کا خلاصہ اور اس کے تنقیدی جائزے بھی لکھے- اس قسم کے جائزے یونانی میں پی لیکس یعنی تختیاں کہلاتی تھیں- بدقسمتی سے یہاں موجود نہیں ہیں- تاہم ان کے بارے میں بہت سا مواد دستیاب ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک بڑا عظیم کام تھا-

ایک تحقیقاتی ادارہ

اسکندریہ کی لائبریری ایک بہت بڑے ادارے "موزیون" یعنی موزیم کا ایک حصہ تھی- یہ ایک تحقیقاتی ادارہ تھا جس نے فنون اور سائنس کے بند دروازے کھول دیئے- کیونکہ یہاں ایک رسدگاہ، چڑیا گھر، باغ نباتات اور علمی جلسوں کے لئے کمرے بھی بنوائے گئے تھے گویا اسکندریہ کی لائبریری سکالروں و تخلیق کاروں اور فن کاروں کا مرکز تھی جس سے یہ لوگ مستفید ہوتے تھے اس کی بیش قیمت کتابیں ان کے کام اور تحقیق ایجادات میں ان کے لئے مددگار ثابت ہوتی تھیں- اس طرح یہاں کام کرنے والوں کا ایک حلقہ بن گیا اور فکری و ثقافتی رو یا تحریک یہاں سے چل پڑی جس کے علم و تخلیق نے بڑے اثرات قبول کئے-

یہاں کی قابل ذکر شخصیات میں پیروفیلس (340،300ق م) بھی شامل تھا جس نے علم "تشریح الاعضاء" اور "علم عضویات" کے اصول متعین کئے اس کے علاوہ جیومیٹری کا موجد اقلیدس (330،280 ق-م) زمین کے محیط کا حساب نکالنے والا اراتوتھینز (284،192 ق م) شامل تھا اس کے علاوہ کلاسیکل یونانی گرائمر کے مرتب ایرسٹارکس (215 تا 143 ق م) جیومیٹری اور میکانیات کی کتابوں کا مصنف "ڈوانی مٹیس تھرکس" اور سروے کے آلہ بحریہ کا موجب پیرو 62ء اور نقشہ نویسی کا بانی اور

باقی صفحہ 6 پر

○

اگرچہ زیست کا ہر لمحہ ہے زیانِ حیات
مگر یہ دل ہے کہ پھر بھی ہے نغمہ خوانِ حیات
مریضِ جان بلب کو کبھی نوید بقا
پیامِ مرگ کبھی عین درمیانِ حیات
یہ رنگ و نسل، من و تُو، یہ نظریات کی جنگ
مری سمجھ میں نہ آئی یہ چیستانِ حیات
ہیں اس کی ساعتیں صدیوں کی چاہتوں کی امیں
عجیب چیز ہے یہ بحرِ بیکرانِ حیات
کہاں ہیں اب وہ پرانی محبّتوں کے چراغ
وہ شمعیں جن سے تھیں روشن مری شبانِ حیات
تھی ابتدا وہی اور انتہا وہی لیکن
ہر ایک شخص کی اپنی تھی داستانِ حیات
سُنو جو سُن سکو، گوہر یہ چُن سکو تو چُنو
ہے گا رہا کوئی آتش بجاں بہ کانِ حیات
لگے ہیں کان دمِ واپسیں کی دستک پر
کروں گا پیش بصد عجز ارمغانِ حیات

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں افغانستان کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہاں کئی مضبوط دھڑے موجود ہیں جو اپنے آپ کو کسی دوسرے دھڑے کے زیر نگین نہیں لانا چاہتے۔ چنانچہ جب تک کوئی ایک دھڑا اتنا مضبوط نہ ہو جائے کہ کوئی اور دھڑا اس کا مقابلہ کرنے کا خیال بھی نہ کر سکے اس وقت تک وہاں رسہ کشی جاری رہے گی۔ کبھی ایک دھڑا آگے آ جائے گا اور کبھی دوسرا۔ اور اس طرح ملک میں امن کا قیام ممکن نہ ہو گا۔

حال ہی میں اقوام متحدہ میں سیکورٹی کونسل کے لئے جو سہ ماہی رپورٹ مرتب کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ امن کی تلاش تو جاری ہے لیکن امن کے مواقع بہت کم ہیں۔ رپورٹ میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے چونکہ لڑنے والے دھڑے لڑائی ہی کے ذریعے امن قائم کرنا چاہتے ہیں اس لئے امن کے دروازے کھل نہیں رہے۔ چاہئے تو یہ کہ گفت و شنید کے ذریعے ایسے فیصلے کر لئے جائیں جو تمام لوگوں کو قابل قبول ہوں اور مستقل طور پر امن کا قیام ہو سکے۔ سیکورٹی کونسل کی تجاویز بھی افغانیوں کو پوری طرح قابل قبول نہیں ہیں اور وہ لڑائی چھوڑ کر امن کے میز پر بیٹھنا نہیں چاہتے۔

سیکورٹی کونسل نے ایک دفعہ پھر تمام دھڑوں کو اپیل کی ہے کہ سارے علاقے کو خطرے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ افغان دھڑے اکٹھے ہو جائیں۔ سیکورٹی کونسل کے صدر نے موجودہ وقت میں جاری بعض قوانین کی مذمت بھی کی ہے۔ مثلاً لڑکیوں اور عورتوں کے خلاف امتیازی قوانین اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حالات یہی رہے تو دہشت گردی اور منشیات کا کاروبار بڑھنے لگے گا۔ وہ تمام ممالک جو افغانستان سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہیں وہ اگر تمام مل کر کوشش کریں تو اس بات کا امکان ہے کہ افغانستان کی جنگ ختم ہو جائے اور امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

ООО

آغاخان

آغاخان کو اپنے فرقے کا امام بنے چالیس سال ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس موقعے پر اپنی طرف سے پانچ کروڑ ڈالر پانچ اداروں کو تحفے کے طور پر دیئے ہیں۔ ان اداروں کو رقوم دی جانے کے علاوہ لنڈن میں اسماعیلی طلباء کو اور آغا خان یونیورسٹی 'کراچی کی پہلی پرائیویٹ یونیورسٹی کو اور اسی طرح آغا خان ٹرسٹ برائے کلچر اور آغا خاں فاؤنڈیشن کو سوئزرلینڈ میں ایک کروڑ ڈالر دیئے ہیں۔ لنڈن میں اپنے ساتھیوں سے ایک میٹنگ کے دوران انہوں نے کہا کہ اب جبکہ ہمارے لوگوں کی تعداد پانچ کروڑ ہو گئی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنی ساری تاریخ پر غور کیا جائے مزید کہا گیا ہو سکتا کہ آئندہ ان کی جانشین کوئی عورت ہو۔ اور یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ کسی آغاخان کی جانشین کوئی خاتون ہو۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا شہزادی زہرہ ان کی جان نشین ہو گی تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ مزید کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آغاخاں کا جانشین ہمیشہ ایک مرد ہوتا ہے لیکن امام کو حق حاصل ہے کہ وہ جسے چاہے اپنا جانشین بنا دے۔

(آغاخان نے اس بات کی تردید کر دی ہے کہ کوئی عورت ان کی جانشین ہو سکتی ہے)

ООО

روس کی طرف سے خطرے کا اظہار

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائٹ نے نیٹو میں توسیع کے بارے میں روس کے اعتراضات کو مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بالٹک جمہوریاؤں اور مشرقی یورپ کے مزید ملکوں کو اگلے مرحلے میں تنظیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے لیتھوانیا کے دارالحکومت ویلیاس میں صدر برسکوساس اور استھونیا اور لیٹویا کے وزرائے خارجہ سے ملاقات کی اور یورپ کی سلامتی اور نیٹو میں توسیع کے متعلق معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

ادھر روس کے صدر مسٹر بورس یلن نے خبردار کیا ہے کہ بالٹک ریاستوں (یعنی استھونیا لٹویا اور لیتھوانیا) کو نیٹو میں شامل کرنے سے روس کی سلامتی خطرے میں پڑے جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ روس نیٹو میں بالٹک ریاستوں کی شمولیت کی سخت مخالفت کرے گا۔ فن لینڈ کے صدر سے ملاقات کے بعد صدر یلسن نے کہا کہ روس نے امریکہ اور یورپی ملکوں کی یقین دہانی کے بعد مشرقی یورپ کے تین ملکوں کو نیٹو کا رکن بنانے پر مشروط رضامندی ظاہر کی تھی۔ لیکن بالٹک ریاستوں کی نیٹو میں شمولیت کی سخت مخالفت کی جائے گی۔ مسٹر یلسن نے کہا کہ روس نیٹو کو اپنی سرحدوں تک توسیع کرنے کی اجازت کبھی نہیں دے گا۔

روس کے صدر نے جس لب ولہجہ میں امریکہ کی مخالفت کی ہے' ماضی میں اگر یہی لب ولہجہ سوویت یونین کا صدر اختیار کرتا تو عالمی ذرائع ابلاغ اسے سب سے اہم خبر کے طور پر نمایاں طور پر نشر کرتے اور وائٹ ہاؤس اور نیٹو کے بڑے سر پکڑ کر بیٹھ جاتے اور امریکہ کے صدر نیٹو میں توسیع کا ارادہ ترک کرنے پر بات چیت کا اعلان کرتے۔

لیکن روس کے صدر یلسن نے اپنی کوششوں سے سوویت یونین کے جو ٹکڑے کرائے ہیں اس کے نتیجہ میں وہ روس کے صدر تو بن گئے ہیں لیکن ان کی حیثیت اب امریکہ کے مدمقابل کی نہیں رہی۔ یہ مسٹر یلسن کی بھول ہے (اور شاید وہ خود بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوں گے) کہ امریکہ ان کے سخت لب ولہجہ سے ڈر جائے گا یا مغربی طاقتیں ان کی ناراضگی کو کوئی اہمیت دیں گی۔ صدر یلسن نے سوویت یونین توڑ کر روس کی صدارت حاصل کر لی' گورباچوف کو راستے سے ہٹا دیا لیکن اب ان کا ملک عالمی طاقت نہیں رہا اب ان کا طریق یہی رہ گیا ہے کہ وہ پہلے تو بڑھک مارتے ہیں پھر خاموش ہو کر مغربی طاقتوں کی مان لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ نیٹو میں مشرقی یورپ کی شمولیت کے معاملے پر بھی وہ خاصے سیخ پا ہوئے تھے۔ لیکن جب کئی مذاکرات اور ملاقاتوں کے بعد بھی مغربی ممالک روس کی بات ماننے پر راضی نہ ہوئے تو مجبوراً ان کو مشروط رضامندی کا اعلان کرنا پڑا۔

بالٹک ریاستیں بالکل روس کی سرحد کے ساتھ ہیں یہاں پر نیٹو کے اڈے قائم ہو جانا وہی صورت حال ہے جو کیوبا میں روس کے میزائل کے اڈے قائم ہونے سے ہوئی تھی۔ اس وقت امریکہ نے تیسری عالمی جنگ اور ایٹمی جنگ کا خطرہ پیدا کر کے اس صورت حال کو ٹال دیا تھا۔ لیکن اب صدر یلسن بے شک جو چاہے دھمکی دیں ان کو اپنی سرحدوں پر مغربی طاقتوں کا اسلحہ کا اڈہ قبول کرنا پڑے گا۔

عالمی سیاسی طاقتوں کے تعلقات مستقبل کی پیش بندیوں کے سامنے رکھ کر مرتب کئے جاتے ہیں۔ آج صدر یلسن مغرب کی پسندیدہ شخصیت ہیں لیکن کل ان کی جگہ کوئی اور بھی آسکتا ہے۔ کوئی سابق کمیونسٹ یا آزادی اور خود مختاری کا علم بردار بھی آسکتا ہے۔ اس وقت کو سامنے رکھتے ہوئے مغربی طاقتیں پہلے ہی روس کے گرد گھیرا تنگ کرنا چاہتی ہیں۔

کراچی کے دن رات

ہفت روزہ زندگی لاہور کے نمائندہ خصوصی نے کہا ہے۔

"کراچی میں دہشت گردی کی لہر میں جس رفتار سے تیزی آ رہی ہے اس کو دیکھتے ہوئے آنے والے دنوں کی سنگین صورت حال کا منظر دیکھا جا سکتا ہے۔ پچھلے ایک ہفتہ کے دوران دہشت گردی کے مختلف واقعات میں پچاس سے زائد افراد ہلاک اور اتنے ہی زخمی ہو چکے ہیں۔ بم دھماکوں کی روایت پھر سے شروع ہو چکی ہے۔ بوری بند لاشوں اغوا کئے جانے کے بعد ویرانے سے لاشوں کی وصولی' اندھا دھند فائرنگ' ایک دوسرے کے دفاتر پر حملے' یہ وہ سب واقعات ہیں جن کی وجہ سے کراچی کے امن کی تصویر پھر سے بگڑ کر رہ گئی ہے۔ اور پھر سے 1995ء کی دہشت گردی کی لہر تازہ ہو رہی ہے۔ وائس آف جرمنی نے کراچی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سندھ حکومت امن و امان کے مسئلہ میں دہشت گردی کے سامنے بالکل ناکام دکھائی دے رہی ہے۔ رفتہ رفتہ شہر کی صورت حال قابو سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ مبصرین کے نزدیک نئے تشدد نے 1995ء کی خونریزی کے واقعات کی یاد کو پھر تازہ کر دیا ہے۔ سندھ حکومت نہ صرف امن وامان کے قیام میں ناکام ہو چکی ہے بلکہ دہشت گردوں کے آگے بے بس نظر آ رہی ہے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق کراچی میں فورسز میں اضافے کے لئے سندھ کانسٹیبلری کو بھی طلب کر لیا گیا ہے۔ جبکہ رینجرز کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بی۔ بی۔ سی۔ اور مقامی حلقوں کے مطابق وزیراعظم نے امن و امان پر توجہ دینے کا وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ جس کی وجہ سے صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ بعض حلقے توقع ظاہر کر رہے ہیں کہ اگر اس بگڑتی ہوئی صورت حال پر قابو نہ پایا گیا تو ایک مرتبہ پھر شہر کو فوج کے حوالے کرنے کا کڑوا گھونٹ پینا پڑ سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں حکومت مزید مشکلات میں گھر سکتی ہے۔

ООО

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

فلکیات کو فروغ دینے والا کلاڈیئس بطلیموس (90-168) بھی قابل ذکر ہیں۔ یوں اس لائبریری نے یونانی رومی ثقافت کے فروغ میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

انسانی دماغ کے اس عظیم کارنامے کی اب کوئی یادگار باقی نہیں رہی۔ کہ اس کا ایک حصہ 48 ق۔ م میں اسکندریہ پر جولیئس سیزر کے حملہ کے وقت آگ کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ مارک انتونی نے ایشیائے کوچک کی اہم لائبریری کے نقصانات دور کرنے کی کوشش کی خود پیرگامم کی لائبریری وہاں کے بادشاہ یومینز دوم نے بڑے اہتمام سے بنوائی تھی خیال ہے کہ اس میں چرمی کاغذ پر پہلی مرتبہ لکھی ہوئی دو لاکھ سے زیادہ کتابیں موجود تھیں۔ اس کے بعد بھی اسکندریہ کی لائبریری تباہ ہوتی رہی۔ جس سے ثابت ہوا کہ ذہن و فکر روشن کرنے والی کتابیں کس قدر نازک اور کمزور ہوتی ہیں۔ خیال ہے کہ تیسری صدی عیسوی کی مصری خانہ جنگی میں رہی سہی لائبریری اور میوزیم بھی ٹھکانے لگ گئے۔ تاہم سکندر اعظم کا خواب ادھورا نہیں رہا۔ حکومت مصر اور جامعہ اسکندریہ نے یونیسکو اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی فنڈ کے تعاون و اشتراک سے اس مشہور لائبریری کی تجدید کا بیڑا اٹھایا ارادہ یہ ہے کہ اس لائبریری میں وہ تمام سہولتیں یکجا کر دی جائیں جن کے ذریعے یہ تیسری دو ہزار سالہ میں اپنا قدیم کردار ادا کرنے کی اہل ہو جائے... مگر اس دفعہ لائبریری کو کمپیوٹر کے ذریعہ دنیا بھر میں موجود تاریخی دستاویز قانون سے منسلک کر دیا جائے گا۔ یوں قدیم جذبے اور روح کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ۔ یہ لائبریری بالآخر ناقابل تباہی بنا دی جائے گی۔

(مترجم رشید الدین احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 17۔جولائی 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 عربی سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام قصیدہ۔نظم۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 عربی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ۔نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سندھی ترجمہ۔ (13-10-95)۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ چہارم۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 31 (9-6-94) حصہ دوئم۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام۔(-) اصول کی فلاسفی۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔ مجلس سوال و جواب۔ روس اور قازقستان کے احباب کے ساتھ۔ سیشن 3۔ (20-5-94) حصہ اول۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا میٹرک کا رزلٹ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا میٹرک کا رزلٹ نہایت شاندار رہا ہے۔ کل 40 طلباء امتحان میں شامل ہوئے۔ سب لڑکے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ 40 سے 37 طلباء نے 71% سے 86% تک نمبر حاصل کئے۔ دو طلباء نے 67% سے زیادہ اور ایک نے 61% سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ تمام سٹاف ممبران کی طرف سے دعا کی درخواست ہے امید ہے کہ 40 میں سے ہمارے 22 طلباء گورنمنٹ کا وظیفہ حاصل کر لیں گے۔

تفصیلی رزلٹ درج ذیل ہے۔

1 حامد احمد حاصل کردہ نمبر 729
2 اورنگ زیب علوی حاصل کردہ نمبر 728
3 عبید الرحمان صدیقی حاصل کردہ نمبر 726
4 احسن عزیز حاصل کردہ نمبر 725
5 احمد رؤف خالد حاصل کردہ نمبر 715
6 عثمان سخی حاصل کردہ نمبر 707
7 احمد قاسم حاصل کردہ نمبر 703
8 وقار جاوید حاصل کردہ نمبر 698
9 مدثر احمد حاصل کردہ نمبر 690
10 فہیم احمد حاصل کردہ نمبر 698
11 فاتح احمد قاسم حاصل کردہ نمبر 689
12 عرفان مسعود حاصل کردہ نمبر 685
13 عثمان مطیع حاصل کردہ نمبر 684
14 بشارت احمد حاصل کردہ نمبر 679
15 غلام محمد خان حاصل کردہ نمبر 678
16 عبد اللقمان غنی حاصل کردہ نمبر 674
17 منور احمد ناصر حاصل کردہ نمبر 674
18 احتشام البدر حاصل کردہ نمبر 671
19 مرزا حارث فضل احمد حاصل کردہ نمبر 669
20 عطاء القدوس حاصل کردہ نمبر 663
21 وقار نذر حاصل کردہ نمبر 662
22 حسن مسعود حاصل کردہ نمبر 659
23 احمد بلال حاصل کردہ نمبر 655
24 ابن مہدی منصور حاصل کردہ نمبر 655
25 غضنفر احمد حاصل کردہ نمبر 653
26 صالح احمد حرم حاصل کردہ نمبر 652
27 عثمان ناصر حاصل کردہ نمبر 652
28 عبد الحلیم حاصل کردہ نمبر 648
29 عزیز احمد عمر بھٹی حاصل کردہ نمبر 644
30 احمد رضوان حاصل کردہ نمبر 630
31 ناصر محمود حاصل کردہ نمبر 626
32 محمود فاتح احسن حاصل کردہ نمبر 624
33 راجہ بشارت احمد حاصل کردہ نمبر 621
34 طیب احمد حاصل کردہ نمبر 615
35 بشارت الرحمان بیگ حاصل کردہ نمبر 613
36 آفتاب شوکت حاصل کردہ نمبر 605
37 رحمت اللہ سیال حاصل کردہ نمبر 604
38 عطاء الاکبر حاصل کردہ نمبر 574
39 فرخ شعیب حاصل کردہ نمبر 572
40 رضوان احمد حاصل کردہ نمبر 525

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد الرحیم صاحب آف ہلال پور کے دونوں جبڑوں کا آپریشن مورخہ 21-6-97 کو CMH راولپنڈی میں کامیاب ہو گیا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم عبد الودود خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ ہینوور جرمنی ابن مکرم رانا عبد الغفار خان سیکرٹری مال سرگودھا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امتہ القدوس فرزانہ ایم ایس سی بنت مکرم رانا بشارت الرحمان صاب (وفات یافتہ) (اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک) باب الابواب ربوہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ 4-5-97 کو بعد ظہر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم احمد احسان فرخ صاحب ابن مکرم داؤد احمد فرخ صاحب 6/10 نسبت روڈ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ صائمہ ایوب صاحبہ بنت مکرم ایوب احمد ظہیر صاحب اسلام آباد بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 20-6-97 کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

لجنہ اماء اللہ اور تحریک جدید

○ بفضل خدا ویسے تو ساری ذیلی تنظیمیں تحریک جدید سے تعاون کرتی ہیں لیکن لجنہ اس لحاظ سے منفرد مقام رکھتی ہے کہ یہ اپنی مساعی کے سلسلہ میں معین اعداد و شمار سے مرکز کو باخبر رکھتی ہیں لجنہ فیصل آباد نے یکصد بہنوں کی فہرست بھجوائی ہے جن میں 40 معاونات خصوصی صف اول اور 60 صف دوم میں شامل ہیں۔

لجنہ ربوہ نے بھی اپنی قابل احترم صدر صاحبہ کی اپیل پر معاونات خصوصی پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے اور 28 حلقہ جات سے 932 بہنوں کے اسماء بھجوائے ہیں۔ جن میں 218 صف اول کی اور 514 صف دوم کی ہیں نیز 171 اطفال و ناصرات کے نام بھجوائے ہیں جنہوں نے 100 روپے یا اس سے زائد کا وعدہ کیا ہے۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر لجنات بلکہ دیگر ذیلی تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں اور اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں داخلہ

○ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں ایف۔اے' ایف ایس سی' پری میڈیکل' پری انجینیرنگ اور Stat-Math-Economics کے Combination کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ یکم اگست 1997ء ہے جبکہ انٹرویو 5۔اگست 1997ء کو صبح آٹھ بجے ہوگا۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں اکیڈمی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم کے ساتھ درج ذیل Documents منسلک کی جائیں:۔

1۔ دو عدد حالیہ فوٹوگراف
2 سند یا رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی
3 اچھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ
4 فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی دوسرے بورڈ سے آنے والے طلباء کے لئے N.O.C لف کرنا ضروری ہے۔
5 نصرت جہاں اکیڈمی کے علاوہ درخواست دہندہ طلباء کے والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لف کرنا ضروری ہے۔

پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

تلاش گمشدہ

○ برکت علی ولد احمد بخش ملتانی عمر 11 سال ساکن دار العلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ تقریباً پچھلے ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ جس صاحب کو اس کے متعلق پتہ ہو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔

احمد بخش ملتانی
دار العلوم غربی حلقہ (ثناء) ربوہ

ضرورت انسپکٹران مال وقف جدید

○ نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی آسامیوں کے لئے خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

درخواست کے ساتھ فوٹو کاپی سند میٹرک' فوٹو کاپی شناختی کارڈ' عمومی کوائف اور مختصر خاندانی تعارف لکھ کر مکرم امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی سفارش سے بھجوائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم پانچ رکنی بنچ نے وزیراعظم نواز شریف کے خاندان کی ملکیت حدیبیہ انجنیئرنگ کی ایک انٹرکورٹ اپیل منظور کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایف آئی اے سمیت کسی ادارے کو فارن کرنسی اکاؤنٹ چیک کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ فارن کرنسی اکاؤنٹس کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ اس میں کوئی رقم جمع کروانے یا نکلوانے کے علاوہ رقوم کا ذریعہ بھی نہیں پوچھا جا سکتا۔ بینکوں پر اکاؤنٹس کی رازداری رکھنا لازم ہے۔

○ جھنگ میں سپاہ صحابہ کے رہنما حاجی یوسف کو 2 نامعلوم دہشت گردوں نے قتل کر دیا ہے جبکہ وہ فجر کی نماز پڑھنے جا رہے تھے۔ مقتول سابق کونسلر، انجمن تاجران فروٹ منڈی کے نائب صدر تھے۔ مقتول کا بھائی مولانا اعظم طارق کا گن مین ہے۔ قتل کی خبر شہر میں پھیلتے ہی ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ ایک مذہبی فرقے کے خلاف نعرہ بازی کی۔ جھنگ میں تمام کاروباری ادارے بند کر دیئے گئے۔ انتظامیہ نے شہر کی ناکہ بندی کر دی۔

○ مختلف مقامات سے سپاہ صحابہ کے مخالف دس دہشت گردوں کو گرفتار کرایا گیا ہے۔ جنہوں نے ضلع کچہری لاہور میں بم دھماکے کا اعتراف کر لیا ہے۔ جس میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی جاں بحق اور اعظم طارق زخمی ہوئے تھے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو کو گرفتار نہ کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وٹو کو گرفتار نہ کرنے کا حکم دو مقدمات تک محدود ہے دیگر مقدمات پر عدالتی حکم اطلاق نہیں پاتا۔ اس بارہ میں حکومتی درخواست کی سماعت کل تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ احتساب کی آڑ میں کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہوئی۔ مسلم لیگ میں اختلاف کی باتیں کرنے والے ناتمام حسرتیں دل میں رکھیں گے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ پاکستان تمام اسلامی ملکوں سے تعاون کا خواہشمند ہے۔ گورنر نے اسلامک چیمبر آف کامرس انڈسٹری کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مصر کے ساتھ تعلقات بھی مستحکم ہوں گے۔

○ کراچی میں جعلی میجر جنرل اور میجر گرفتار کر لئے گئے۔ گرفتاری خفیہ اداروں کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ ملزمان پی آئی اے سمیت سرکاری محکموں میں غیر قانونی تقرریاں اور تبادلے کراتے تھے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ بڑے زمینداروں کو ٹیکس دینا پڑے گا۔ ظالموں کو الٹا لٹکائیں گے۔ رشوت، چوری، ڈکیتی اور اقربا پروری ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جائے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف کی کشتی ڈوب رہی ہے۔ اب ہر کوئی چھلانگیں لگانے کی کوشش کرے گا۔ اعجاز الحق کا ابھی ایک پاؤں اس کشتی سے باہر نکلا ہے۔ سب کچھ انحطاط کا شکار ہو چکا ہے انقلابی تبدیلی کرنا ہو گی۔ ملک کے لئے پھر نادہندہ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ کراچی جنوبی کے علاقے میں ڈاکوؤں نے ڈی ایف سی کے سینئر وائس پریذیڈنٹ کی اہلیہ کو مزاحمت کرنے پر ہلاک کر دیا ہے۔ ناظم آباد کے علاقہ میں نامعلوم افراد سے رینجرز کا مقابلہ ہوا۔ گزری تھانہ میں سعودی قونصل کے ڈرائیور سے گاڑی چھین لی گئی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک قیوم نے ایک خاتون کے خالی فلیٹ پر پولیس کی طرف سے چوکی بنا لینے پر ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس سب سے بڑی ڈکیت ہے۔ اور قبضہ گروپ ہے۔ جہاں جی چاہے قبضہ کر لیتی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ پاکستان کے 13 کروڑ عوام کشمیریوں کی عظیم جدوجہد کی حمایت کرتے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے اپنے دور اقتدار میں کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے دن رات جدوجہد کی۔ اور اس سفارتی محاذ پر کئی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ مجھے صرف حقہ اٹھانا پڑے گا۔ حکومت گرفتاری کا شوق پورا کرے۔ حقہ نہ اٹھانے دیا گیا تو یہ سمجھ کر گزارہ کرلوں گا کہ روزے سے ہوں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں اپوزیشن کی مگر ایسی کردار کشی کسی حکومت نے نہیں کی۔ میری طرف غلط الزامات منسوب کئے جا رہے ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے زرعی ٹیکس کے خلاف کاشتکاروں کے سخت ردعمل کے حوالے سے حکومت پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ کاشتکاروں سے رابطے کرنے کے لئے وزراء اور ارکان اسمبلی کی ڈیوٹیاں لگائی جائیں جو کاشتکاروں کو زرعی ٹیکس کے بارے میں حقائق سے آگاہ کریں۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ زرعی پالیسی پر نظر ثانی نہ کی گئی تو ملک تباہ ہو جائے گا حکومت نے زراعت پر ٹیکس لگا کر کاشت کاروں کو بدحال کر دیا ہے۔

○ پاکستان نے بھارت کے 193 ماہی گیر رہا کر دیئے ہیں۔

○ فیصل آباد میں چار دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے جنہوں نے ایس ایس پی گوجرانوالہ چوہدری اشرف مارتھ سمیت 35 افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ ملزموں نے یہ بھی اعتراف کیا کہ ملتان میں ایران کے ثقافتی مرکز فرہنگ خانہ پر حملہ کیا تھا۔ ٹامیوال میں 9۔ افراد اور چنیوٹ میں سابق ایم این اے ظفر عباس کے ڈیرے پر 3 قتل کئے تھے۔

○ بسیں لوٹنے والے ڈاکوؤں کے خطرناک گروہ کو بھکر کی پولیس نے گرفتار کر کے ایک لاکھ روپے اور ناجائز اسلحہ برآمد کر لیا ہے۔

○ سرگودھا میں وکلاء کی ہڑتال چھٹے روز بھی جاری رہی عدالتوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔ خوشاب۔ میانوالی، بھکر میں بھی ہڑتال آج سے شروع کر دی جائے گی۔

○ ساہیوال میں ریت میں دبا بم پھٹنے سے دو بچے ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس شیخ لطف الرحمان نے قرار دیا ہے کہ غیرت یا اشتعال میں آکر قتل کر دینے پر سزا ضرور ملنی چاہئے لیکن سخت سزا نہیں دینی چاہئے۔

○ پھالیہ اور منڈی بہاؤالدین میں تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ کے 29 کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ سعودی عرب میں گرفتار پاکستانی بچوں کو سزائے موت کے خلاف پاکستانی حکومت کی اپیل منظور کر لی گئی ہے بڑوں کو سزائے موت اور بچوں کو پاکستان واپس بھیج دیا جائے گا۔

○ واپڈا اور واسا کی کشمکش نے عوام پر لوڈ شیڈنگ کا عذاب طویل کر دیا ہے۔ حکومت نے یقین دہانی کرائی تھی کہ لوڈ شیڈنگ صرف 15 روز رہے گی لیکن تربیلا اور منگلا میں صورت حال بہتر ہونے کے باوجود بجلی کا بحران حل نہیں ہو سکا۔

○ بہاولپور سے وہاڑی جانے والی ایک تیز رفتار کوسٹر بھینس کو بچاتے ہوئے ایک گھر میں گھس گئی۔ 5۔ افراد ہلاک اور 15 شدید زخمی ہو گئے۔

○ حکومت نے ایک جامع آرڈیننس تیار کر لیا ہے جس کے تحت فرقہ وارانہ دہشت گردی کے مجرموں کی ضمانت نہیں ہوگی۔ گرفتاریاں بلا وارنٹ ہوں گی۔ فرقہ واریت پھیلانے پر سخت سزائیں دی جائیں گی۔ یہ آرڈیننس کسی بھی وقت نافذ ہو جائے گا۔

○ سعودی فرمانروا شاہ فہد نے کہا ہے کہ بیت المقدس اصل باشندوں کو واپس کئے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

○ کمبوڈیا میں معزول حکومت کے چار اعلیٰ کمانڈروں کی آنکھیں نکال کر اذیت دیکر قتل کر دیا گیا ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 18- جولائی 1997ء بروز جمعہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے لہٰذا اس روز کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

سیلزمین درکار ہیں
دو نوجوان بطور سیلزمین درکار ہیں B.A پاس ہوں اور کمپیوٹر کی سوجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔
رابطہ: مبارک احمد پراچہ
بی احمد اینڈ کمپنی غلہ منڈی
منڈی بہاؤالدین

بہتر تشخیص ○ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ○ مناسب علاج
فون: 3391 (0438)
ناصر کلینک مین بازار حافظ آباد
ہر قسم کے امراض مثلاً اٹھراء اولاد کا نہ ہونا (بانجھ پن، حمل کا گر جانا) نرینہ اولاد کی خواہش۔ ورم۔ لیکوریا۔ ایام کی بے قاعدگی۔ گردہ۔ مثانہ پتے کی پتھری اور بچوں کے امراض کی شافی علاج گاہ۔

بیرون ملک مقیم پاکستانی بھائیوں کیلئے
لاجواب تحفہ • چاندی کی انگوٹھیاں بہترین خطاطی کے ساتھ • عقیق پر اور سادہ چاندی پر لکھائی والی انگوٹھیاں
• مکمل عقیق سے بنا ہوا چھلا مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں میں دستیاب ہے۔
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837
گھر 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف